اربعین

خدمتِ دین کی اہمیت و فضیلت

نُورُ الیَقِین فِي فَضْلِ خِدْمَةِ الدِّيْن

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاهر القادري

اربعین

خدمتِ دین کی اہمیت و فضیلت

نُورُ الْیَقِین

فِی

فَضْلِ خِدْمَةِ الدِّین

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج:	محمد اَفضل قادری
اِہتمامِ اِشاعت:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر ۱:	دسمبر 2015ء
تعداد:	1,200
قیمت:	

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

١. اَلدَّعوَةُ وَالإِبلَاغُ ٧

﴿دعوت وتبلیغ کی فضیلت﴾

٢. لَا يَزَالُ أُمَّةٌ مِنْ أُمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ ٢٣

﴿رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی﴾

٣. فَضْلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَمُّ تَرْكِهِمَا ٣١

﴿نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی فضیلت اور انہیں چھوڑنے کی مذمت﴾

٤. فَضْلُ بَذْلِ الْجُهْدِ لِتَجْدِيْدِ الدِّيْنِ وَإِحْيَائِهِ ٧١

﴿احیاء وتجدیدِ دین کے لیے انتہائی جد و جہد کرنے کی فضیلت﴾

٥. فَضْلُ بَذْلِ الْجُهْدِ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللهِ ﷻ وَإِنْفَاذِهِ ٨١

﴿دینِ حق کی سربلندی اور نفاذ کے لیے جد و جہد کی فضیلت﴾

٦. فَضْلُ آخِرِ الأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ٩٨

﴿آخری زمانے میں اُمتِ محمدی کی فضیلت﴾

المصادر والمراجع ١٠٩

اَلدَّعوَۃُ وَالإِبلَاغُ

﴿دعوت وتبلیغ کی فضیلت﴾

اَلْقُرآن

(١) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

(آل عمران، ٣/ ١٠٤)

اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیں○

(٢) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ (آل عمران، ٣/ ١١٠)

تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ

ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیںo

(٣) يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِيْنَo (المائدة، ٥/٦٧)

اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (ربّ) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتاo

(٤) قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللهِ قف عَلٰی بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِيْنَo (يوسف، ١٢/١٠٨)

(اے حبیبِ مکرم!) فرما دیجیے: یہی میری راہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر (قائم) ہوں، میں (بھی) اور وہ شخص بھی جس نے میری اتباع کی، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوںo

(٥) وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰـهُمُ الْکِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْکِرُ بَعْضَهٗ ط قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللهَ وَلَآ اُشْرِکَ

بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ۝ (الرعد، ۳۶/۱۳)

اور جن لوگوں کو ہم کتاب (تورات) دے چکے ہیں (اگر وہ صحیح مومن ہیں تو) وہ اس (قرآن) سے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور ان (ہی کے) فرقوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اس کے کچھ حصہ کا انکار کرتے ہیں، فرما دیجیے کہ بس مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ ٹھہراؤں، اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۝

(۶) اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ۝ (النحل، ۱۲۵/۱۶)

(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجیے جو نہایت حسین ہو، بے شک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۝

(۷) لِکُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا هُمْ نَاسِکُوْهُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ ؕ اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ۝ وَ اِنْ جَادَلُوْکَ فَقُلِ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝ (الحج، ۲۲/۶۷-۶۸)

ہم نے ہر ایک امت کے لیے (احکامِ شریعت یا عبادت وقربانی کی) ایک راہ مقرر کر دی ہے، انہیں اسی پر چلنا ہے، سو یہ لوگ آپ سے ہرگز (اللہ کے) حکم میں جھگڑا نہ کریں، اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بے شک آپ ہی سیدھی (راہِ) ہدایت پر ہیں○ اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیجیے: اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو○

(٨) قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ (النور، ٢٤/٥٤)

فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے○

(٩) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا○ (الأحزاب، ٣٣/٤٥-٤٦)

اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر

سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o

(۱۰) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَo (حم السجدہ، ۴۱/ ۳۳)

اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے بے شک میں (اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کے) فرمانبرداروں میں سے ہوںo

(۱۱) فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ج وَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ج وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ کِتٰبٍ ج وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ط اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ ط لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ط لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ط اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ج وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُo (الشوری، ۴۲/ ۱۵)

پس آپ اسی (دین) کے لیے دعوت دیتے رہیں اور جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے (اسی پر) قائم رہیے اور اُن کی خواہشات پر کان نہ دھریئے، اور (یہ) فرما دیجیے: جو کتاب بھی اللہ نے اتاری ہے میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف کروں۔ اللہ ہمارا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث و تکرار نہیں، اللہ ہم سب کو

جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کا) پلٹنا ہےo

اَلْحَدِيْث

١ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے (ہر بات لوگوں تک) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٥، الرقم/٣٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٢، الرقم/٦٨٨٨، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/٤٠، الرقم/٢٦٦٩، والدارمي فى السنن، ١/١٤٥، الرقم: ٥٤٢، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/١٤٩، الرقم/ ٦٢٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٣١٢، الرقم/ ١٩٢١٠۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قِرْصَافَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَدِّثُوْا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُوْنَ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ، وَقَالَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا قُلْتُ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيْهِ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو قِرْصَافہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ بھی تم مجھ سے سنتے ہو اسے بیان کیا کرو اور کسی شخص کے لیے بھی مجھ پر جھوٹ باندھنا جائز نہیں ہے۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اور میرے فرمان کے علاوہ میری طرف کچھ منسوب کیا اُس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا جائے گا جس میں آتشِ جہنم اُس کی غذا ہوگی۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۳، الرقم/۲۵۱٦، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۲۹/۲، الرقم/۲٦۵۵، وذكره الهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۴۸/۱، والهندي في كنز العمال، ۹۷/۱۰، الرقم/۲۹۱۷۸۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے (دوسروں کو) ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے جبکہ ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس غلطی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہے جبکہ ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤/٢٠٦٠، الرقم/٢٦٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٧، الرقم/٩١٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب لزوم السنة، ٤/٢٠١، الرقم/٤٦٠٩، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥/٤٣، الرقم/٢٦٧٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/٧٥، الرقم/٢٠٦۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

***حضرت جَریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:*

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار، ٧٠٤/٢، الرقم/١٠١٧، وفي كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤/ ٢٠٦٠، الرقم/٢٦٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٥٨، الرقم/ ١٩١٩٧، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب التحريض على الصدقة، ٧٥/٥، الرقم/٢٥٥٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، ١/٧٤-٧٥، الرقم/٢٠٣، ٢٠٧، والبزار في المسند، ٣٦٦/٧، الرقم/٢٩٦٣۔

جس شخص نے اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالی تو اس کے لیے اپنے عمل کا ثواب بھی ہے اور اُس کے بعد جو اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی ہے جبکہ ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (اسی طرح) جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتداء کی تو اُس پر اُس کے اپنے عمل کا گناہ بھیہے اور جو اس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اُن کا بھی گناہ ہے جبکہ اُن کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣٦، الرقم/ ٤١٥٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ١/٨٥، الرقم/٢٣٢، والدارمي في السنن، ١/٨٧، الرقم/٢٣٠، والبزار في المسند، ٥/٣٨٢، الرقم/٢٠١٤، وأبو يعلى فى المسند، ٩/١٩٨، الرقم/٥٢٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٦٨، الرقم/٦٦۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے کہ میں** نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں) تک ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں علم پہنچایا جائے (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ اس کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.** (۱)

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ

---

(۱) أخرجه أبو حنيفة في المسند، ۱/۲۵۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۸۳، الرقم/۲۱۶۳۰، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳/۳۲۲، الرقم/۳۶۶۰، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ۵/۳۳، الرقم/۲۶۵۶، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ۱/۸۵، الرقم/۲۳۱۔

وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سن کر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا۔ بہت سے سمجھ بوجھ رکھنے والے اپنے سے زیادہ فہم و بصیرت رکھنے والے شخص کو (حدیث) پہنچاتے ہیں اور بہت سے فقہ کے حامل لوگ درحقیقت خود فقیہ نہیں ہوتے۔

اِس حدیث کو امام ابو حنیفہ، احمد، ابوداود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔

٥. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، الرقم/١٦٨٠٠، والترمذي في السنن عن عبد الله بن مسعود، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم/٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علما، ١/٨٥، الرقم/٢٣١، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم/٢٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٢، الرقم/٢٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨،

يَسْمَعُهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منٰی میں مسجد خیف میں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات کو سن کر اسے یاد رکھا پھر اسے اس شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ پس بہت سے سمجھ بوجھ والے دراصل فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقیہ (میری بات کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فہم و بصیرت رکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهُ. يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ

.... الرقم/٧٤١٣، والشافعي في المسند، ١/٢٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١١٧، الرقم/٧٠٢٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/١٢٧، الرقم/١٥٤٤۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في الرد على الزنادقة والجهمية، ١/٦، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٤٤، الرقم/٥٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٠٩، الرقم/٢٠٧٠٠، والديلمي في مسند

وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الرَّدِ عَلَى الزِّنَادِقَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بعد میں آنے والے لوگوں میں سے عادل لوگ اس علم کے حامل ہوں گے۔ وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پسند لوگوں کے جھوٹے دعووں اور جاہلوں کی تاویل کو ختم کریں گے۔

اس حدیث کو امام احمد نے 'الرد علی الزنادقة والجھمیة' میں، طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ**

.... الفردوس، ٥/٥٣٧، الرقم/٩٠١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٥٩، الرقم/٢١٥، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٨، ١٢٩، الرقم/١٣٤، ١٣٥، وذكره الهيثمي فى المجمع الزوائد، ١/١٤٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، ٥/١٨، الرقم/٢٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٦، الرقم/١١، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٦٠، الرقم/ ١٧٠، والهندي في كنز العمال، ١/١٣١، الرقم/١١٩٤۔

إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ. إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا. وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا. فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمرو بن عوف ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانے میں) دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ بے شک دین کی ابتداء اجنبیت (اور تنہائی) سے ہوئی (یعنی دین کی اتباع اور پیروی کرنے والے سوسائٹی میں اجنبی لگتے تھے) اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین (معاشرے میں) پھر اجنبی لگے گا اور (دین کی تبلیغ کی خاطر) الگ تھلگ ہونے والوں کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری اس سنت کی اصلاح کریں گے جسے لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ. فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ. قِيْلَ: يَا

رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ.(١)

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ.

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء اجنبیت سے ہوئی اور یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا۔ غرباء (دین کی تبلیغ کی خاطر الگ تھلگ ہونے والوں) کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء (اجنبی لوگ) کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس حدیث کو امام قضاعی اور بیہقی نے ’الزهد الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٣٨، الرقم/١٠٥٢۔١٠٥٣، والبيهقي في الزهد الكبير، ١/١١٧، الرقم/٢٠٥، وذكره القاضي عياض في الإلماع/١٨، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٦٧۔

لَا تَزَالُ أُمَّةٌ مِنْ أُمَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ

﴿رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

(آل عمران، ۳/ ۱۰۴)

اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیںo

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَo (آل عمران، ۳/ ۱۱۰)

تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں○

(٣) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِکَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ○ (التوبة، ٩/ ٧١)

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے○

(٤) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ○ (التوبة، ٩/ ١٢٢)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیںo

اَلْحَدِيْث

٨. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ. لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِکَ.

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فآراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣١، الرقم/٣٤٤٢، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالى: إنما قولنا لشيء، ٦/٢٧١٤، الرقم/٧٠٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم/١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، الرقم/١٦٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم/٧٣٨٣۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاویہ ﷺ **سے روایت ہے** کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ جو اُنہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی قیامت کا دن) آجائے گا اور وہ اِسی حال پر قائم ہوں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللهِ. لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ. (١)

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين، ١/٣٩، الرقم/٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم/١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، الرقم/١٦٩٧٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٢٩، الرقم/٧٥٥۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک اور روایت میں آپ (یعنی حضرت معاویہ ﷺ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اُسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا کر دیتا ہے۔ میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ. لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، أَوْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ. (۱)

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ۱۵۲٤/۳، الرقم/۱۰۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۱/٤، الرقم/۱٦۹۷٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۷۰/۱۹، ۳۸۰، ۳۸۳، الرقم/۸٦۹، ۸۹۳، ۸۹۹۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک اور روایت میں حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ وہ (حق و صداقت میں ہمیشہ) لوگوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَالِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ١٥٢٣/٣، الرقم/١٩٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٩/٥، الرقم/ ٢٢٤٥٦، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الأئمة المضلين، ٥٠٤/٤، الرقم: ٢٢٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٦/٩، الرقم/١٨٦٠٥، وسعيد بن منصور في السنن، ١٧٧/٢، الرقم/٢٣٧٢۔

صَحِيُحٌ.

حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ جو شخص اُن کو رسوا کرنا چاہے گا وہ اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ وہ اسی طرح ثابت قدم رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح حدیث کہا ہے۔

١٠. عَنُ جَابِرِ بُنِ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَنُ يَبُرَحَ هٰذَا الدِّيُنُ قَائِمًا. يُقَاتِلُ عَلَيُهِ عِصَابَةٌ مِنَ الُمُسُلِمِيُنَ حَتّٰى تَقُوُمَ السَّاعَةُ.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ.

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر قیامت

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم/١٩٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٣، ١٠٦، الرقم/ ٢١٠٢٣، ٢١٠٥٢، وأبو عوانة في المسند، ٤/٥٠٥، الرقم/٧٤٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢١٧، ٢٢٥، الرقم/١٨٩١، ١٩٣١۔

تک (باطل کے خلاف) برسرِ پیکار رہے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَمُّ تَرْكِهِمَا

﴿نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی فضیلت اورانہیں چھوڑنے کی مذمت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَo

(آل عمران، ۳/ ۱۱٤)

وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیںo

(۲) اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِىْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِى التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الأعراف، ۷/ ۱۵۷)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اورطوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں ○

(۳) فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○

(الاعراف، ۷/ ۱۶۵)

پھر جب وہ ان (سب) باتوں کو فراموش کر بیٹھے جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی (تو) ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی جو برائی سے منع کرتے تھے (یعنی نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے تھے) اور ہم نے (بقیہ سب) لوگوں کو جو (عملاً یا سکوتاً) ظلم کرتے تھے نہایت برے عذاب میں پکڑ لیا۔ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کر رہے تھے○

(٤) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ○

(الأعراف، ۷/۱۹۹)

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں○

(٥) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ○

(التوبه، ۹/۷۱)

اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب

بڑی حکمت والا ہے○

(٦) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○ (التوبة، ٩/١١٢)

(یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع و خضوع سے) رکوع کرنے والے، (قربِ الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجیے○

(٧) وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ○ (هود، ١١/٨٤)

اور (ہم نے اہلِ) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام کو بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور میں تم پر ایسے دن کے عذاب کا خوف (محسوس) کرتا ہوں جو

(تمہیں) گھیر لینے والا ہےo

(۸) وَاصۡطَنَعۡتُکَ لِنَفۡسِیۡo اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡکَ بِاٰیٰتِیۡ وَلَا تَنِیَا فِیۡ ذِکۡرِیۡo اِذۡهَبَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰیo فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوۡ یَخۡشٰیo (طه، ۲۰/۴۱-۴۴)

اور (اب) میں نے تمہیں اپنے (امرِ رسالت اور خصوصی انعام کے) لیے چن لیا ہےo تم اور تمہارا بھائی (ہارون) میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرناo تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکشی میں حد سے گزر چکا ہےo سوتم دونوں اس سے نرم (انداز میں) گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا (میرے غضب سے) ڈرنے لگےo

(۹) وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیۡتَآءَ الزَّکٰوةِ ۚ وَکَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَo

(الأنبياء، ۲۱/۷۳)

اور ہم نے انہیں (یعنی انبیاء کو انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھےo

(۱۰) اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ

وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○

(الحج، ٢٢/ ٤١)

(یہ اہلِ حق) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو) وہ نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اﷲ ہی کے اختیار میں ہے○

(١١) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ (لقمان، ٣١/ ١٧)

اے میرے فرزند! تو نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں○

(١٢) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ (المدثر، ٧٤/ ١-٤)

اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)○ اُٹھیں اور (لوگوں کو اﷲ کا) ڈر سنائیں○ اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیں○ اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں○

(١٣) وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِo

(العصر، ۱۰۳/۲-۳)

زمانہ کی قَسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے)o بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے)o سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کوحق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہےo

اَلْحَدِيْث

١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﵁ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب قول الله تعالى: يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستأنسوا وتسلموا على أهلها، ٥/٢٣٠٠، الرقم/٥٨٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن الجلوس في الطرقات وإعطاء الطريق حقه، ٤/١٧٠٤، الرقم/٢١٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم/١١٤٥٤، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الجلوس بالطرقات، ٤/٢٥٦، الرقم/٤٨١٥۔

نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. فَقَالَ: إِذْ أَبَيْتُمْ إِلاَّ الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ. قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ *سے مروی ہے کہ* حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر تمہارا راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا (راستہ سے) ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم/٣٣٩٣، وأيضًا في كتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، ٦/٢٥٩٩، الرقم/٦٦٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الفتنة

وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بَالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حذیفہ ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کی آزمائش اس کے اہل و عیال، اس کے مال اور اس کے پڑوس (کے معاملات) میں ہے جس کا ازالہ نماز، خیرات وصدقات، (دوسروں کو) اچھی بات کا حکم دینے اور بری بات سے روکنے میں مضمر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ **قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ:**

.... التي تموج كموج البحر، ٤/٢٢١٨، الرقم/١٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٠١، الرقم/٢٣٤٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن سب الرياح، ٤/٥٢٤، الرقم/٢٢٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠٥، الرقم/٣٩٥٥۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، ٦/٢٦٠٠، الرقم/٦٦٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله، ٤/٢٢٩٠، الرقم/٢٩٨٩، وأحمد بن

يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ، فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ. فَيُطِيْفُ بِهٖ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَي فُلَانُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا أَفْعَلُهٗ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهٗ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اُسامہ بن زید ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (بروزِ قیامت) ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکّی چلانے والا گدھا گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو وہی نہیں ہے جو دوسروں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا: ہاں میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا لیکن خود اس پر (کما حقہ) عمل نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے منع کرتا تھا لیکن خود اس سے باز نہیں رہتا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... حنبل في المسند، ٥/٢٠٩، الرقم/٢١٨٦٨، وابن أبي شيبة في المسند، ١/١١٨، الرقم/١٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٤، الرقم/١٩٩٩٦۔

١٤. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْـلَاهَا. فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِي أَعْـلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهٖ. فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ. فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَا لَکَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوْا أَنْفُسَهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، ٢/٨٨٢، ٩٥٤، الرقم/٢٣٦١، ٢٥٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٠، الرقم/١٨٤٠٣، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ١٢، ٤/٤٧٠، الرقم/٢١٧٣، والبزار في المسند، ٨/٢٣٨، الرقم/٣٢٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣٣، الرقم/٢٩٨، والبيهقي فيالسنن الكبرى، ١٠/٩١، الرقم/١٩٩٧٥۔

کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں (سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والی منزل آئی اور بعض کے حصے میں اوپر والی۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا تھا تو اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ (چنانچہ اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو ان کے آنے جانے سے تکلیف ہوتی ہے) نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا۔ اُوپر والے اس کے پاس آئے اور کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا: تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر میرا گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے بھی بچا لیا اور وہ خود بھی بچ گئے، لیکن اگر انہوں نے اسے (سوراخ کرنے کیلئے اس کی مرضی پر) چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر ڈالا۔

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد، ترمذی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، ١/٦٩، الرقم/٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠، الرقم/١١١٦٦، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٣، الرقم/٤٣٤٠، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في تفسير المنكر باليد أو باللسان

مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ. وَذَالِکَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو (کم از کم اس برائی کو) اپنے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ

.... أو بالقلب، ٤/٤٦٩، الرقم/٢١٧٢، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب تفاضل أهل الإيمان، ٨/١١١، الرقم/٥٠٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة العيدين، ١/٤٠٦، الرقم/١٢٧٥۔

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، ١/٦٩، الرقم/٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٨، الرقم/٤٣٧٩، وابن حبان في الصحيح،

بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ. يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ. ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ. فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَالِکَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس اُمت میں جو بھی نبی بھیجا اس نبی کے لیے اس کی اُمت میں سے کچھ مددگار اور رفقاء ہوتے تھے جو اپنے نبی کے طریقہ پر کار بند ہوتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے۔ پھر ان صحابہ کے بعد کچھ ناخلف (نالائق) لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے فعل کے خلاف قول اور قول کے خلاف فعل کیا۔ لہٰذا جس شخص نے اپنے ہاتھ سے (اُن کی اصلاح کیلئے) ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے، جس نے اپنی زبان سے ان کے لیے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس

.... ٧١/١٤، الرقم/٦١٩٣، وأبو عوانة في المسند، ٣٦/١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣/١٠، الرقم/٩٧٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩٠/١٠، الرقم/١٩٩٦٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٨٦/٦، الرقم/٧٥٦٠

نے اپنے دل سے ان کیلئے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ. يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَالِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا.

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٧، الرقم/١٠٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم/٢١٥٢٠، والبزار في المسند، ٩/٣٥٢، الرقم/٣٩١٧، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٧٥، الرقم/٤١٦٧، والبخاري فى الأدب المفرد/٨٩، الرقم/٢٢٧۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ذر ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے **بعض** صحابہ کرام ﷺ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مال والے تو ثواب لُوٹ کر لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، اور اپنے زائد مال سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کا سبب نہیں بنایا؟ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا صدقہ ہے، ہر بار **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ** کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، تمہارا عملِ تزویج کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرنے کی غرض سے عملِ تزویج کرتا ہے تو اس کے لئے اس عمل میں اجر بھی ہوتا ہے۔ (یہ کیسے ہے)؟ فرمایا: بھلا بتلاؤ اگر کوئی حرام طریقہ سے اپنی شہوت کو پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا؟ (یقیناً ہوگا) تو! اِسی طرح جب وہ حلال طریقہ سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اُس کو اَجر بھی ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، بزار، ابنِ حبان اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ

وَنَهْيُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِي دَلْوِ أَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ.(۱)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ **سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر پیش آنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے لئے صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ بتانا تمہارے لئے صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا تمہارے لئے صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا (بھی)

---

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في صنائع المعروف، ۴/۳۳۹، الرقم/۱۹۵۶، والبزار في المسند، ۹/۴۵۷، الرقم/۴۰۷۰، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲۸٦، الرقم/۵۲۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۳۰۷، الرقم/۸۹۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۱۸۳، الرقم/۸۳۴۲، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحکم، ۱/۲۳۵۔

تمہارے لئے صدقہ ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار، ابنِ حبان اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ. فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ، وَحَمِدَ اللهَ، وَهَلَّلَ اللهَ، وَسَبَّحَ اللهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامَى. فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ﵂ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٨، الرقم/١٠٠٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٩، الرقم/١٠٦٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٣، الرقم/٣٣٨٠، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١٠٦، الرقم/ ٢٨٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٨٨، الرقم/٧٦١١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٥١١، الرقم/١١١٦١۔

فرمایا: ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ تو جو شخص ایک دن میں اپنے جسم کے ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر اَللهُ أَكْبَر، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ اور أَسْتَغْفِرُ الله کہتا ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دیتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے روکتا ہے، تو اُس دن وہ اس طرح چل رہا ہوتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو آتشِ جہنم سے بچالیا۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمِنْ أَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ أَبْوَابَ الْخَيْرِ لَكَثِيْرَةٌ: التَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ،

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم/٢١٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٢٥، الرقم/٩٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٧١، الرقم/٣٣٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٠٦، الرقم/٧٦١٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٧٧، الرقم/٤٥٠٣، والهيثمي في الموارد الظمآن، ١/٢١٩، الرقم/٨٦٢.

وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ، وَتَهْدِي الْأَعْمٰى، وَتَدُلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَتِهٖ، وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْکَ مَعَ اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيْثِ، وَتَحْمِلُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْکَ مَعَ الضَّعِيْفِ. فَهٰذَا كُلُّهٗ صَدَقَةٌ مِنْکَ عَلٰى نَفْسِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز، جس میں سورج طلوع ہے، ہر انسان پر صدقہ لازم ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں ہر ایک کے پاس صدقہ کے لیے سامان کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے بہت ہیں۔ سُبْحَانَ اللهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، بہرے کو بات سنوانا، نابینا کو راستہ بتانا، راہنمائی چاہنے والے کی راہنمائی دینا، اپنی ٹانگوں کی ساری توانائی استعمال کرتے ہوئے مظلوم فریادی کی مدد کو جانا اور اپنی پوری قوتِ بازو سے ضعیف کی امداد کرنا۔ یہ سب تمہاری طرف سے تمہاری جان کے لیے صدقہ ہیں۔

اِس حدیث کو امام احمد، نسائی اور ابنِ حبان نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَعَرَفْتُ فِي

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٩، الرقم/٢٥٢٩٤، وابن

وَجْهِهِ أَنْ قَدْ حَفَزَهُ شَيْءٌ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا. فَدَنَوْتُ مِنَ الْحُجُرَاتِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُوْنِي فَلَا أُجِيْبُكُمْ، وَتَسْأَلُوْنِي فَلَا أُعْطِيْكُمْ، وَتَسْتَنْصِرُوْنِي فَلَا أَنْصُرُكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے چہرۂ اقدس سے جان لیا کہ آپ ﷺ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے وضو کیا پھر کسی سے کلام کیے بغیر باہر تشریف لے گئے۔ میں حجروں (کی طرف سے مسجد) کے قریب ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بے شک اللہ ﷻ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ (وہ وقت آ جائے جب) تم مجھ سے دعا مانگو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، تم مجھ سے سوال کرو اور میں تم کو عطا نہ کروں اور تم مجھ سے میری مدد طلب کرو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔

.... حبان في الصحيح، ١/٥٢٦، الرقم/٢٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٧٧، الرقم/٦٦٦٥، والبيهقي فى السنن الكبرى، ١٠/٩٣، الرقم/١٩٩٨٧، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٣٨، الرقم/٨٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٦/٢٩٨۔

اِس حدیث کو امام احمد، ابنِ حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَنْهَا ﷞ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ (ایسا وقت آ جائے جب) تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (مگر) تمہاری دعا کو قبول نہ کیا جائے۔

اِس حدیث کو امام ابنِ ماجہ، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷛ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم/٤٠٠٤، والطبراني عن عبد الله بن عمر ﷠ في المعجم الأوسط، ٢/٩٥، الرقم/١٣٦٧، والديلمي فى مسند الفردوس، ٤/١٦٩، الرقم/٦٥٢٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/٣١، الرقم/٥٥٢١۔

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢، الرقم/١، وأبو داود فى

هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة، ٥/١٠٥]. وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: 'اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔ تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت یافتہ ہو چکے ہو' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتا) دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

اِس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابنِ ماجہ

.... السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٢، الرقم/٤٣٣٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في نزول العذاب إذا لم يغير المنكر، ٤/٤٦٧، الرقم/٢١٦٨، وأيضًا في كتاب التفسير، ٥/٢٥٦، الرقم/٣٠٥٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم/٤٠٠٥، والبزار فی المسند، ١/١٣٩، الرقم/٦٩۔

نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں، امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

٢٢. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ. ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تمہیں بہرصورت نیکی کا حکم دینا چاہیے اور برائی سے منع کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ پھر تم اسے (مدد کے لیے) پکارو گے تو تمہاری پکار مستجاب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور بیہقی نے

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٨، الرقم/٢٣٣٤٩، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٤/٤٦٨، الرقم/٢١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٣، الرقم/١٩٩٨٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٨٤، الرقم/٧٥٥٨۔

روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ. ثُمَّ يَدْعُوْ خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ضرور نیکی کا حکم دینا چاہیے اور برائی سے منع کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے برے لوگوں کو تم پر مسلط کر دے گا۔ پھر تم میں سے جو اچھے لوگ ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا کریں گے لیکن ان کی دعا تمہارے حق میں قبول نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل عن حذيفة في المسند، ٥/٣٩٠، الرقم/٢٣٣٦٠، والبزار في المسند، ١/٢٩٢، الرقم/١٨٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٩٩، الرقم/١٣٧٩، وابن أبي شيبه فى المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم/٣٧٢٢١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٦٦، والهندي في كنز العمال، ٣/٣١، الرقم/٥٥٢٠۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا. فَجَالَسُوْهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ ﴿عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥/٧٨]. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، حَتّٰى تَأْطُرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﵁ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم دگر الجھا دیا ﴿اُنہیں حضرت

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩١، الرقم/٣٧١٣، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢١، الرقم/٤٣٣٦، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٢، الرقم/٣٠٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٥، الرقم/١٠٢٦٤۔

داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کی زبان پر (سے) لعنت کی جاچکی (ہے)۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے﴾۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (یہ فرماتے ہوئے) حضور نبی اکرم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے مگر آپ ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم اُن کو اچھی طرح حق کی طرف پھیر نہ دو (تم اپنے فرض سے سبک دوش نہیں ہو سکتے)۔

اِس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں۔

٢٥. عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّمُوْتُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٤، الرقم/١٩٢٥٠، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٢، الرقم/٤٣٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٩، الرقم/٤٠٠٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣٦، الرقم/٣٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٣٢، الرقم/٢٣٨٢۔

حضرت جریر ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ایسی قوم میں رہتا ہو جس میں برے کام کئے جاتے ہوں اور لوگ ان کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے قبل عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابوداؤد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابنِ ماجہ اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ عَدِيٍّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ ﷻ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَذَّبَ اللهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٩٢، الرقم/١٧٧٥٦، ومالك في الموطأ، كتاب الكلام، باب ما جاء في عذاب العامة بعمل الخاصه، ٢/٩٩١، الرقم/١٧٩٩، وابن أبي شيبة في المسند، ٢/٨٦، الرقم/٥٨٦، والحميدي في المسند، ١/١٣١، الرقم/٢٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٣٨، الرقم/٣٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٩، الرقم/٧٦٠٢، وابن مبارك فى الزهد، ١/٤٧٦، الرقم/١٣٥٢۔

حضرت عدی ﷺ **روایت کرتے ہیں:** میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ عوام کو خاص لوگوں کے برے اعمال کے سبب سے عذاب نہیں دیتا جب تک کہ وہ (عوام) اپنے درمیان برائی کو کھلے عام پائیں اور اُس کو روکنے پر قادر ہونے کے باوجود نہ روکیں۔ لہٰذا جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ خاص و عام سب لوگوں کو (بلا امتیاز) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اِس حدیث کو امام احمد، مالک، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرًا لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُوْلَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةُ النَّاسِ. فَيَقُوْلُ: فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى.

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم/١١٤٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٨، الرقم/٤٠٠٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٣، الرقم/٢٢٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠٠، الرقم/٩٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٣٧، الرقم/٤٨٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩٠، الرقم/١٩٩٧١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٤/٣٨٤۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ جانے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی کیسے اپنے آپ کو حقیر جان سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہ تم میں سے کوئی شخص کوئی معاملہ دیکھے اور اسے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی معلوم ہو مگر وہ پھر بھی بیان نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائے گا: تجھے فلاں فلاں معاملہ میں (حق بات) کہنے سے کس نے منع کیا تھا؟ وہ جواب دے گا: لوگوں کے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں تو (ان سب سے بڑھ کر) مجھ سے ہی ڈرنا چاہیے تھا۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ابنِ ماجہ کے ہیں۔

٢٨. عَنْ هُشَيْمٍ رضی اللہ عنہ: **إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ**

٢٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ١٢٢/٤، الرقم/٤٣٣٨، وابن حبان في الصحيح، ٥٣٦/١، ٥٣٧، الرقم/٣٠٠، ٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩١/١٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٨٢/٦، الرقم/٧٥٥٠، وسعيد بن منصور في السنن، ١٦٥٠/٤، الرقم/٨٤١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٣٢١/١۔

يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لاَ يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حَبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ہُشَیم ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس قوم میں برے کاموں کا اِرتکاب کیا جائے (اور اس کے ذمہ دار لوگ) اِن برے کاموں کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود بھی نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے کسی عذاب میں مبتلا کر دے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابنِ حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأٰى مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ أَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَخَلِيْطَهُ. فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْآنُ

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٢، الرقم/٣٠٤٨، وابن ماجه في السن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٧، الرقم/٤٠٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٤٨، الرقم/٣٠٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٦، الرقم/١٠٢٦٨۔

فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ ط ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ○﴾ [المائدة، ٥/٧٨]. فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰـكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ○﴾ [المائدة، ٥/٨١]. قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: لَا حَتّٰى تَأْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو عبیدہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل میں خرابی پیدا ہوگئی تو اس وقت ان میں سے ایک شخص اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تو اُسے اس گناہ سے منع کرتا۔ مگر جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے اُسے اس کام سے نہ روکتا کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور اُٹھنا بیٹھنا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا: ﴿بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا انہیں داؤد اور عیسٰی ابن مریم (علیہما السلام) کی زبان پر (سے) لعنت کی جا چکی (ہے)۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔﴾۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت آخر تک پڑھی: ﴿اور اگر وہ اللہ پر اور نبی (آخر الزماں ﷺ) پر اور اس (کتاب) پر جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے ایمان لے آتے تو

ان (دشمنانِ اسلام) کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں﴾۔ حضرت عبیدہ ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: تم بھی عذابِ الٰہی سے اُس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے راہِ راست پر نہ لے آؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ حَبِيْبَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ كَـلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کا ہر کلام اس کے لئے فائدہ

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ٦٢، ٤/٦٠٨، الرقم/٢٤١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٥، الرقم/٣٩٧٤، وأبو يعلي في المسند، ١٣/٥٦، الرقم/٧١٣٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٥٧، الرقم/٣٨٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٤٨، الرقم/١٥٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٢٤٣، الرقم/ ٤٨٤۔

مند ہونے کی بجائے نقصان دہ ہوگا سوائے نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوْحَى اللهُ ﷻ إِلٰى جِبْرِيْلَ ﷺ أَنْ أَقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ. قَالَ: فَقَالَ: أَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے جبریل ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے باشندگان سمیت اُلٹا دو (زیر و زبر کر دو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل ﷺ نے عرض کیا: اے میرے رب! ان میں تیرا وہ بندہ بھی ہے جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٣٦، الرقم/٧٦٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٧، الرقم/٧٥٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٥، الرقم/٥٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٧٠، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٤٢٦، الرقم/٥١٥٢۔

نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے فرمایا: اس شہر کو ان (سب) پر اُلٹا دو کیونکہ اس شخص کا چہرہ (برائی دیکھ کر) کبھی بھی ایک گھڑی کے لئے میری خاطر متغیر نہیں ہوا۔

اِس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ. وَلٰكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ معروف تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کے سبب عامۃ الناس کو عذاب نہیں دیتا لیکن جب برائی سرِ عام ہونے لگے تو سب (خاص و عام) بلا امتیاز عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

٣١: أخرجه مالك في الموطأ، ٩٩١/٢، الرقم/١٧٩٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٩٩/٦، الرقم/٧٦٠٢، وابن أبي عاصم فى الآحاد والمثانى، ٣٨٧/٤، وأيضًا في الزهد، ٢٩٤/١، وابن المبارك في الزهد، ٤٧٦/١، الرقم/١٣٥١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٩٨/٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٣١١/٢٤، وأيضًا في الاستذكار، ٩٥/٥۔

اِس حدیث کو امام مالک، بیہقی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهٖ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ، وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ، وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو ہمارے لیے آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین مبین میں سخت ترین حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی نماز ہے۔ کمزور کی مدد کرنا، راستے سے کانٹے وغیرہ ہٹانا اور نماز کے لیے جاتے وقت اُٹھنے والا ہر قدم

٣٢: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٧٦، الرقم/١٤٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣٢٤، الرقم/٢٤٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٩٦، الرقم/١١٧٩١، وابن السري في الزهد، ٢/٥٢٥، الرقم/١٠٨٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢٩، الرقم/٤٦١۔

بھی نماز ہے۔

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے، مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابنِ خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْـلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتَسْلِيْمُكَ عَلٰى أَهْلِكَ. فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنْ الْإِسْلَامِ يَدَعُهٗ. وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْـلَامَ ظَهْرَهٗ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اللہ تعالی کے گھر کا

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٧٠، الرقم/٥٣، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٤١، الرقم/٤٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٤٧، الرقم/٨٨٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٨، وذكره المنذري فى الترغيب والترهيب، ٣/١٦٣، الرقم/٣٥٠٣، والهندي في كنز العمال، ١/٣٢، الرقم/٤٢۔

حج کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور اپنے اہلِ خانہ کو (گھر میں داخل ہوتے وقت) سلام کرو۔ جس نے ان اعمال میں سے کسی ایک عمل کی کمی کی، تو اس نے (گویا) اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا۔ جس نے ان چیزوں کو (مکمل طور پر) ترک کر دیا اس نے اسلام کی طرف اپنی پشت ہی پھیر لی۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: الإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: اَلصَّلَاةُ سَهْمٌ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ، وَالْجِهَادُ سَهْمٌ، وَالْحَجُّ سَهْمٌ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ. وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں: ایک حصہ

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢٣٠، الرقم/١٩٥٦١، وأيضًا، ٦/١٥٨، الرقم/٣٠٣١٣، وأبو يعلى في المسند، ١/٤٠٠، الرقم/٥٢٣، والبزار فى المسند، ٧/٣٣٠، الرقم/٢٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١/٥٥، الرقم/٤١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٤، الرقم/٧٥٨٥، وابن عبد البر في التمهيد، ١٦/١٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١١٥، الرقم/٣٩٢۔

نماز ہے، ایک زکوٰۃ ہے، ایک حصہ جہاد ہے، ایک حصہ حجِ بیت اللہ ہے، ایک حصہ ماہِ رمضان کے روزے رکھنا ہے، ایک حصہ نیکی کا حکم دینا ہے اور ایک حصہ برائی سے منع کرنا ہے۔ جس شخص کے لیے (ان حصوں میں سے) کوئی حصہ بھی نہیں وہ ناکام و نامراد ہوگیا۔

اِس حدیث کو امام بزار، ابو یعلی، ابنِ ابی شیبہ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى نَعْمَلَ بِهٖ، وَلَا نَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى نَجْتَنِبَهٗ كُلَّهٗ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ كُلِّهٖ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِنْ لَمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٦٥، الرقم/٦٦٢٨، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٧٥، الرقم/٩٨١، والبيهقي عن أبي هريرة ﷺ في شعب الإيمان، ٦/٨٩، الرقم/٧٥٧٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦/٤٣٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٧٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٠٢، الرقم، ١٤٩٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٥٢٢۔

اللہ! ہم اُس وقت تک نیکی کا حکم نہیں دیں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس پر عمل نہیں کر لیتے اور نہ اُس وقت تک برائی سے منع کریں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس سے اجتناب نہیں کر لیتے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ نیکی کا حکم دو اگرچہ تم مکمل طور پر اس پر عمل نہ کرسکو اور برائی سے منع کرو اگرچہ مکمل طور پر اس سے اجتناب نہ کرسکو (یعنی اگر کسی حد تک عمل کرتے ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرو)۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ بَذْلِ الْجُهْدِ لِتَجْدِيْدِ الدِّيْنِ وَإِحْيَائِهِ

﴿اِحیاء وتجدیدِ دین کے لیے انتہائی جد و جہد کرنے کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(النساء، ٤/ ٨٣)

اور جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی آتی ہے تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ (بجائے شہرت دینے کے) اسے رسول (ﷺ) اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی طرف لوٹا دیتے تو ضرور ان میں سے وہ لوگ جو (کسی) بات کا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں اس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے، اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم (سب) شیطان کی پیروی کرنے لگتے○

(٢) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ

مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ○ (التوبه، ۹/۱۲۲)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تا کہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں○

(۳) وَجَعَلۡنٰـهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ‌ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ○

(الأنبياء، ۲۱/۷۳)

اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکٰوۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھے○

(٤) اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ○

(الحج، ۲۲/٤۱)

(یہ اہلِ حق) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو)

وہ نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اورسب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہےo

(۵) وَجَاهِدُوْا فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللهِ ط هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُo (الحج، ۲۲/ ۷۸)

اور (قیامِ اَمن اورتکریمِ اِنسانیت کے لیے) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب فرما لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔ (یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسولِ (آخر الزماں ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ، پس (اس مرتبہ پر فائز رہنے کے لیے) تم نماز قائم کیا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اللہ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مددگار (وکارساز) ہے، پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مددگار ہےo

(٦) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَo (العنكبوت، ٢٩/ ٦٩)

اور جو لوگ ہمارے حق میں جہاد (اور مجاہدہ) کرتے ہیں تو ہم یقیناً انہیں اپنی (طرف سَیر اور وصول کی) راہیں دکھا دیتے ہیں، اور بے شک اللہ صاحبانِ احسان کو اپنی معیّت سے نوازتا ہےo

(٧) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o وَ رَبَّکَ فَکَبِّرْ o وَ ثِيَابَکَ فَطَهِّرْ o (المدثر، ٧٤/ ١۔٤)

اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)o اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیںo اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیںo اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیںo

اَلْحَدِيْث

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فِيْمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ

٣٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب ما يذكر في قدر قرن المائة، ٤/ ١٠٩، الرقم/ ٤٢٩١، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٦٧، ٥٦٨، الرقم/ ٨٥٩٢، ٨٥٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٢٣، الرقم/ ٦٥٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١٤٨، الرقم/ ٥٣٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد،

وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اُس (علم و معرفت) میں سے جس کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تعلیم پائی، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اِس اُمت کے لیے ہر صدی کے آغاز میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (اُمت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْفِرْيَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكَذِبَ. (۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ

.... ٦١/٢، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٣٨/٥١، ٣٤١۔

(١) أخرجه الخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ٦٢/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٣٨/٥١، والذهبي فى سير أعلام النبلاء، ٤٦/١٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٦٥/٢٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢٥/٩۔

وَالْمِزِّيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید فریابی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز پر لوگوں کے لئے ایک ایسے شخص کو مامور فرماتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتا ہے۔

اس قول کو خطیب بغدادی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے جبکہ امام ذہبی، مزی اور ابنِ حجر عسقلانی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ایک روایت میں حضرت سعید بن المسیب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کو زندہ کرنے کے لئے علم سیکھا، اُس کے اور انبیاء ﷺ کے درمیان سوائے ایک درجے کے کوئی فرق نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦.

٣٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: اِعْلَمْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اِعْلَمْ، يَا بَلَالُ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي؛ فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ؛ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن عوف ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بلال بن الحارث سے فرمایا: جان لے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جان لے۔ اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد جس نے میری کسی ایسی

٣٧: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٥، الرقم/٢٦٧٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من أحيا سنة قد أميتت، ١/٧٦، الرقم/٢٠٩، والبزار في المسند، ٨/٣١٤-٣١٥، الرقم/٣٣٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٢٠، الرقم/٢٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٤٤، الرقم/٢٤٤٢-

سنت کو زندہ کیا جو مٹ چکی تھی تو اُس کو بعد ازاں اُس پر عمل کرنے والے ہر شخص کی مثل اجر ملے گا، جبکہ اُن (عمل پیرا ہونے والوں) کے اجر میں کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ (اسی طرح) جس کسی نے بدعت ضلالہ (یعنی گمراہی کی طرف لے جانے والی نئی چیز) نکالی جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا حاصل نہیں ہوتی تو اُس کو اُس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اُس برائی کا ارتکاب کرنے والوں کو ہو گا، جبکہ ان لوگوں کے (گناہوں کے) بوجھ میں بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٧٧، الرقم/٥٨٤٦، والديلمي عن علي ابن أبي طالب ﷺ في مسند الفردوس، ١/٤٧٩، الرقم/١٩٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم/١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، والطبري في رياض النضرة، ١/٢٦١، الرقم/١٠٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٤٩، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٢٦۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ دعا کرتے ہوئے) سنا: اے اللہ! ہمارے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور لوگوں کو سکھلائیں گے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالُوْا: فَمَا يَكُوْنُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: يَكُوْنُ خُلَفَاءُ بَعْضُهُمْ عَلٰى أَثَرِ بَعْضٍ. فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کون ہوگا، یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ اُن میں سے جو سیدھے راستہ پر ہوں اُن کے ساتھ بیعت (عہدِ وفا) نبھاؤ اور جو سیدھی راہ پر

(١) أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/٢٥٧، الرقم/٢٢٣۔

نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

اِس حدیث کو ابنِ راہویہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. (1)

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت حسن بن علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابنِ عبد البر اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ٤٦/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦١/٥١، والرامهرمزي في المحدث الفاضل، ١٦٣/١، وذكره الزيلعي فى نصب الراية، ٣٤٨/١، والهندي في كنز العمال، ٢٢٩/١٠، الرقم/٢٩٢٠٩۔

فَضْلُ بَذْلِ الْجُهْدِ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللهِ ﷻ وَإِنْفَاذِهٖ

﴿دینِ حق کی سربلندی اور نفاذ کے لیے جد و جہد کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَo (البقرہ، ۲/ ۱۹۰)

اور اللہ کی راہ میں ان سے (دفاعاً) جنگ کرو جو تم پر جنگ مسلط کرتے ہیں (ہاں) مگر حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتاo

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللهِ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo (البقرہ، ۲/ ۲۱۸)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے لیے وطن چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہےo

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (المائدة، ٥/٣٥)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○

(٤) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○ (المائدة، ٥/٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (تعمیری کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے○

(٥) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ○ (الأنفال، ٨/٣٩)

اور (اے اہلِ حق!) تم ان (ظلم و طاغوت کے سرغنوں) کے ساتھ (قیامِ اَمن کے لیے) جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ (باقی) نہ رہ جائے۔ اور سب دین (یعنی نظامِ بندگی و زندگی) اللہ ہی کا ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بے شک اللہ اس (عمل) کو جو وہ انجام دے رہے ہیں، خوب دیکھ رہا ہےo

(٦) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَo

(التوبہ، ۹/ ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کی بارگاہ میں درجہ کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں، اور وہی لوگ ہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیںo

(٧) اِنَّ اللهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُo

(التوبہ، ۹/ ۱۱۱)

بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لیے (وعدۂ) جنت کے عوض خرید لیے ہیں، (اب) وہ اللہ کی راہ میں (قیامِ اَمن

کے اعلیٰ تر مقصد کے لیے) جنگ کرتے ہیں، سو وہ (دورانِ جنگ) قتل کرتے ہیں اور (خود بھی) قتل کیے جاتے ہیں۔ (اﷲ نے) اپنے ذمۂ کرم پر پختہ وعدہ (لیا) ہے، تورات میں (بھی) انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی)، اور کون اپنے وعدہ کو اﷲ سے زیادہ پورا کرنے والا ہے، سو (ایمان والو!) تم اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ جس کے عوض تم نے (جان و مال کو) بیچا ہے، اور یہی تو زبردست کامیابی ہےo

(٨) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ط اُولٰٓـئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَo (الحجرات، ٤٩/١٥)

ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اﷲ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اﷲ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچّے ہیںo

(٩) يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَo هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَo يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِيْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍo تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ

وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○ (الصف، ۶۱/۸-۱۳)

یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، جب کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں○ وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب ادیان پر غالب و سربلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں○ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتادوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے؟○ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ پر اور اُس کے رسول (ﷺ) پر (کامل) ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو○ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور نہایت عمدہ رہائش گاہوں میں (ٹھہرائے گا) جو جناتِ عدن (یعنی ہمیشہ رہنے کی جنتوں) میں ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے○ اور (اس اُخروی نعمت کے علاوہ) ایک دوسری (دنیوی نعمت بھی عطا فرمائے گا)۔ جسے تم بہت چاہتے ہو، (وہ) اللہ کی جانب سے مدد اور

جلد ملنے والی فتح ہے، اور (اے نبیِ مکرّم!) آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیں (یہ فتحِ مکّہ اور فارس و روم کی فتوحات کی شکل میں ظاہر ہوئی)o

اَلْحَدِيْث

٣٩. عَنْ أَبِي مُوْسٰی ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ. قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا. فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ ﷻ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من سأل وهو قائم عالما جالسًا، ١/٥٨، الرقم/١٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ٣/١٥١٣، الرقم/١٩٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤١٧، الرقم/١٩٧٥٤، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم/١٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب النية في القتال، ٢/٩٣١، الرقم/٢٧٨٣۔

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے کیا مراد ہے؟ ہم میں سے کوئی (اپنے) انتقام کی خاطر قتال کرتا ہے اور (کوئی اپنے خاندان وقبیلہ کی) غیرت وحمیت کی خاطر قتال کرتا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنا سرِانور اُس کی طرف اُٹھایا۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اُس کی طرف اس لیے اوپر کیا کیونکہ وہ شخص کھڑا تھا۔ اور فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظامِ حیات کے فروغ کے لئے (مخالف قوتوں کے خلاف) لڑتا ہے وہی شخص اللہ ﷻ کی راہ میں (لڑنے والا) ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَأَيُّ ذَالِکَ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ. (۱)

---

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قوله تعالى: ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين، ٢٧١٤/٦، الرقم/٧٠٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ١٥١٢/٣، الرقم/١٩٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٧/٤، الرقم/١٩٥٦١، والبزار فى المسند، ٣٠/٨، الرقم/٣٠١٠۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا: ایک شخص (اپنے خاندان و قبیلہ کی) غیرت وحمیت کی خاطر لڑتا ہے، اور (ایک شخص) شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کی خاطر لڑتا ہے، اور (ایک شخص) ریاکاری کے لیے لڑتا ہے۔ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ. مَنْ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ. (١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب من قاتل للمغنم، هل ينقص من أجره؟، ٣/١١٣٧، الرقم/٢٩٥٨، وأبو داود

ایک اور روایت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ایک شخص (صرف) مالِ غنیمت کے لیے قتال کرتا ہے، اور (دوسرا) شخص مشہور و معروف ہونے کے لیے لڑتا ہے، اور (تیسرا) شخص (بہادری و ناموری میں) اپنا مقام و مرتبہ (لوگوں کو) دکھانے کی خاطر لڑتا ہے۔ ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کلمۂ حق کو بلند کرنے کی خاطر لڑتا ہے (صرف) وہی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ

.... في السنن، كتاب الجهاد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ٣/١٤، الرقم/٢٥١٧، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ٦/٢٣، الرقم/٣١٣٦، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/٢٥٠، الرقم/٢٥٤٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٨٦، الرقم/٧٤٢٩۔

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب أفضل

يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **نے بیان کیا** کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا شخص سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جان و مال کے ذریعے جہاد کرنے والا مومن۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر خشیتِ الٰہی اختیار کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے (انہیں) چھوڑ دیتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

.... الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ٣/١٠٢٦، الرقم/٢٦٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ٣/١٥٠٣، الرقم/١٨٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٧، الرقم/١١٣٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في ثواب الجهاد، ٣/٥، الرقم/٢٤٨٥، والترمذي فى السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء أي الناس أفضل، ٤/١٨٦، الرقم/١٦٦٠، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، ٦/١١، الرقم/٣١٠٥۔

يَقُوْلُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. (١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو عبس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة، ٣٠٨/١، الرقم/٨٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٧٩/٣، الرقم/١٥٩٧٧، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل من اغبرت قدماه في سبيل الله، ١٧٠/٤، الرقم/١٦٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب ثواب من اغبرت قدماه في سبيل الله، ١٤/٦، الرقم/٣١١٦، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٥/١٠، الرقم/٤٦٠٥۔

نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیا۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان (دونوں قدموں) کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ دونوں قدم آگ پر حرام ہیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ دوزخ پر حرام ہے۔

اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ. فَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي

كَانَ يَعْمَلُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ. (۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت سلمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات چوکس رہتا ہے، وہ ایسا ہے جیسے اس نے ایک ماہ روزے رکھے اور قیام کیا۔ اگر کوئی شخص اس دوران فوت ہو جائے تو اس کے نامۂ اعمال میں ان اعمال کا اندراج جاری رہتا ہے جنہیں وہ سرانجام دیا کرتا تھا اور وہ (منکر ونکیر کی) آزمائش سے محفوظ رہتا ہے اوراس کے لیے (اُخروی) رزق کا حکم صادر کر دیا جاتا ہے۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الرباط في سبيل الله ﷻ، ۳/۱۵۲۰، الرقم/۱۹۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۴۰، الرقم/۲۳۷۷۸، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط، ۶/۳۹، الرقم/۳۱۶۸، وأيضًا في السنن الكبرى، ۳/۲۶، الرقم/۴۳۷۶، والبزار في المسند، ۲/۴۹۲، ۴۹۳، الرقم/۲۵۲۸۔

قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرنے والے کے عمل پر (اختتام اعمال کی) مہر لگا دی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں چوکس رہتے ہوئے

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠، الرقم/٢٣٩٩٦-٢٣٩٩٧، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل من مات مرابطًا، ٤/١٦٥، الرقم/١٦٢١، والبزار في المسند، ٢/١٥٦، الرقم/٣٧٥٣، والحاكم فى المستدرك، ٢/١٥٦، الرقم/٢٦٣٧، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٨٤، الرقم/٤٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٦، الرقم/٦٤١، وأبو عوانة فى المسند، ٤/٤٩٦، الرقم/٧٤٦٣۔

مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے۔ نیز وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔

آپ ﷺ ہی ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ. فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ.(۱)

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٤، الرقم/٢٢٠٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في من يغزو ويلتمس الدنيا، ٣/١٣، الرقم/٢٥١٥، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غزوات دو طرح کے ہیں: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کیا، امام کی اطاعت کی، نفیس مال (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کیا، ساتھی سے نرمی برتی اور فساد سے بچا، بے شک اس (جہاد میں مجاہد) کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث ثواب ہے۔ (دوسرا وہ شخص) جو اظہارِ فخر، ریاکاری اور نام ونمود کی نیت سے جہاد کے لیے نکلے، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ (جیسا گیا تھا) اُسی حالت میں لوٹے گا (یعنی اسے ثواب میں کچھ حصہ نہ ملے گا)۔

اس حدیث کو امام احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ وَجْهُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا أَمَّنَهُ اللهُ دُخَانَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَغْبَرُّ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا

.... فضل الصدقة في سبيل الله ﷻ، ٦/٤٩، الرقم/٣١٨٨، ومالك في الموطأ، ٢/٤٦٦، الرقم/٩٩٧، والدرامي في السنن، ٢/٢٧٤، الرقم/٢٤١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٩٤، الرقم/٢٤٣٥۔

أَمَّنَ اللهُ قَدَمَيْهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا بھی چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کے دھوئیں سے (بھی) محفوظ فرمائے گا۔ اور جس شخص کے بھی پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ فرمائے گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۹٦، الرقم/۷٤۸۲، وابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ۱/۳۲۵، ۳۳۸، الرقم/۱۱۰، ۱۱۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۷۵، الرقم/۱۹۹٦، والعيني فی عمدة القاري، ٦/۲۰۵، الرقم/۹۰۷، والهندي في كنز العمال، ۱۵/۳۲۹، الرقم/٤۳۰۷٤۔

فَضْلُ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانے میں اُمتِ محمدی کی فضیلت﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرہ، ۲/۱٤۳)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (ومعرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کردے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا

مہربان ہےo

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَo (آل عمران، ۳/ ۱۱۰)

تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیںo

(۳) هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ o وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِo (الجمعه، ۶۲/ ۲-۴)

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے

شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo اور اِن میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اِس رسول ﷺ کو تزکیہ وتعلیم کے لیے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی اِن کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے)، اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo یہ (یعنی اس رسول ﷺ کی آمد اور ان کا فیض و ہدایت) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہےo

اَلْحَدِيْث

٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٥/٣، الرقم/٣٣٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ١٨٣٦/٤، الرقم/٢٣٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٤٩/٢، ٥٠٤، الرقم/٩٧٩٣، ١٠٥٥٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦٧/١٥، الرقم/٦٧٦٥.

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے لیکن میرا دیدار کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل وعیال اور مال سے زیادہ محبوب ہو گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي. يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.(۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷜ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ہر

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فيمن يود رؤية النبى ﷺ بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم/٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم/٩٣٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٤، الرقم/٧٢٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٨، والديلمي عن أبي ذر ﷜ في مسند الفردوس، ١/٢٠٢، الرقم/٨٠٩۔

ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل وعیال اور مال و اسباب کے بدلے میں میری زیارت کر لیں۔

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ فَيُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ایک روایت میں حضرت عبدالرحمٰن حضرمی بیان کرتے ہیں: مجھے اس نے خبر دی جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری اُمت میں ایک قوم ایسی ہے جس کو پہلے لوگوں کے اجر و ثواب کی طرح کا اجر دیا جائے گا۔ وہ برائی سے منع کرنے والے ہوں گے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٢، الرقم/١٦٦٤٣، وأيضًا، ٥/٣٧٥، الرقم/٢٣٢٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٦١، ٢٧١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٣٦، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٦٨۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ. يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ. (۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ السَّيُوْطِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی ﷛ ہی بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اس اُمت کے اولین کے برابر ہو گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوْبٰى

---

(۱) أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦/٥١٣، وذكره السّيوطي في مفتاح الجنة، ١/٦٨، والهندي في كنز العمال، ١٤/٧٢، الرقم/٣٨٢٤٠۔

لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي جُمُعَةَ ﷺ قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم/٢٢٢٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٦، الرقم/٧٢٣٣، وأبو يعلى عن أنس بن مالك ﷺ في المسند، ٦/١١٩، الرقم/٣٣٩١، والطيالسي في المسند، ١/٢٥٢، الرقم/١٨٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٩، الرقم/٨٠٠٩، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٠٤، الرقم/٨٥٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢٧، الرقم/١٥٧٦۔

اللهِ، هَلْ أَحُدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ. قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ. يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو جمعہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح ﷺ بھی تھے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ ہی کی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے، وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ اُنہوں نے

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٦، الرقم/١٧٠١٧، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٨، الرقم/٢٧٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٣/١٢٨، الرقم/١٥٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٢، ٢٣، الرقم/٣٥٣٧، ٣٥٤١، وابن منده في الإيمان، ١/٣٧٢، الرقم/٢١٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٦، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/١٧٧١، الرقم/٦٢٩١۔

مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا (وہ اِس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي. يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. (١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے میری زیارت خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی**

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٩٥، الرقم/٦٩٩١، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/٧٥، الرقم/٣٤٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٤٣٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٥٥۔

دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَمَرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَاناً؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ! قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ! قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لاَ تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَاناً لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي. يَجِدُوْنَ صُحُفاً فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا. (١)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

---

(١) أخرجه البزار في المسند، ١/٤١٣، الرقم/٢٨٩، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب ﷺ في المسند، ١/١٤٧، الرقم/١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٩٦، الرقم/٦٩٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٨٧، الرقم/١٢٥٦٠، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣/٤٠٣، الرقم/٦٢٨٨۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے طریق سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق سب سے محبوب ترین ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں! اُنہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ اُن پر وحی نازل ہوتی ہے! اُنہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جب کہ خود میری ذات تم میں جلوہ افروز ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ ترین ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہو گا (بن دیکھے) اُس پر ایمان لائیں گے۔

اِس حدیث کو امام بزار، ابو یعلی، حاکم اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. **ابن أبي شیبہ،** أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٣. **ابن أبي عاصم،** أبوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزہد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٤. **ابن جعد،** أبو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٥. **ابن جوزی،** أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوۃ۔** بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

٦. **ابن حبان،** أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۷. **ابن حجر عسقلانی،** أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸. **ابن حجر عسقلانی،** أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان۔** بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۹. **ابن خزیمہ،** أبو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۰. **ابن راشد،** معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱. **ابن راہویہ،** أبو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۲. **ابن رجب حنبلی،** أبو الفرج عبد الرحمٰن بن أحمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳. **ابن عبد البر،** أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد

(۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۴. **ابن عبدالبر**، أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **جامع بیان العلم و فضلہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۵. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد أبو أحمد الجرجانی (۲۷۷ھ-۳۶۵ھ)۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۶. **ابن عساکر**، أبو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۷. **ابن قیسرانی**، أبو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن أحمد مقدسی (۴۴۸-۵۰۷ھ/۱۰۵۶-۱۱۱۳ء)۔ **تذکرۃ الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۱۸. **ابن کثیر**، أبو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١٩. **ابن ماجہ،** أبو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٢٠. **ابن مبارک،** أبو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢١. **ابن مندہ،** أبو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحيٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

٢٢. **أبوداود،** سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٣. **أبو علا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣۔١٣٥٣ھ)۔ تحفۃ الأحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٤. **أبو عوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠۔٣١٦ھ/ ٨٤٥۔ ٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٢٥. **أبو محاسن،** أبو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۲٦. أبونعیم، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳٦۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ تاریخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۷. أبونعیم، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳٦۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۸. أبونعیم، أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳٦۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹٦ء۔

۲۹. أبو یعلی، أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳۰. أبو یعلی، أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۱. أحمد بن حنبل، أبو عبد اللہ بن محمد (۱٦۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

.٣٢ أزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

.٣٣ اسماعیلی، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۔ معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

.٣٤ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

.٣٥ بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

.٣٦ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

.٣٧ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

.٣٨ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۹. **بیہقی**، أبوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء) ۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٤۰. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء) ۔ **الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ۱۹۹۶ء۔

٤۱. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء) ۔ **السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء + مکتبة الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٤۲. **بیہقی**، أبوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء) ۔ **شعب الإيمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤۳. **بیہقی**، أبوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ **المدخل الى السنن الكبرى**۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

٤٤. **ترمذی**، أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء) ۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب

الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٥. **جرجانی**، أبو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

٤٦. **حاکم**، أبوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

٤٧. **حاکم**، أبوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٤٨. **حسینی**، إبراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٤٩. **حکیم ترمذی**، أبوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٥٠. **خطیب بغدادی**، أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۔

٥١. **خطیب بغدادی**، أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن

ثابت (۳۹۲_۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

۵۲. خطیب تبریزی، ولی الدین أبو عبد الله محمد بن عبد الله (۷۴۱ھ)۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۵۳. دارمی، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن (۱۸۱_۲۵۵ھ/ ۷۹۷_۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۵۴. دارقطنی، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶_۳۸۵ھ/ ۹۱۸_۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۵۵. دیلمی، أبو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵_۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء) ۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۶. ذہبی، شمس الدین محمد بن أحمد الذہبی (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ میزان الإعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۷. ذہبی، شمس الدین محمد بن أحمد الذہبی (۶۷۳_۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام

النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔

٥٨. رویانی، أبو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٥٩. زیلعی، أبو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ نصب الراية لأحاديث الهداية۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٦٠. سعید بن منصور، أبو عثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دارالعصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

٦١. سمعانی، منصور بن محمد بن عبدالجبار السمعانی أبو المظفر (۴۲۶۔۴۸۹ھ)۔ أدب الاملاء والاستعلاء۔ لبنان، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م۔

٦٢. سیوطی، جلال الدین أبوالفضل عبد الرحمٰن بن أبی بکر بن محمد بن أبی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

٦٣. شافعی، أبوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٦٤. شیبانی، أبوبکر أحمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد

(۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٦٥. **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

٦٦. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲٦۰۔۳٦۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٦٧. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲٦۰۔۳٦۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٦٨. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲٦۰۔۳٦۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٩. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲٦۰۔۳٦۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۷۰. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲٦۰۔۳٦۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۱. **طبری**، أبوعباس أحمد بن محمد، (٦۹۴ھ)۔ **تھذیب الآثار**۔ دارالکتب العصریہ۔

٧٢. **طبری،** أبوعباس أحمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **الرياض النضرة۔ بیروت،** لبنان: دارالغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

٧٣. **طیالسی،** أبوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔ بیروت،** لبنان: دارالمعرفه۔

٧٤. **عبد بن حمید،** أبو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند۔** قاہرہ،مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٧٥. **عبد الرزاق،** أبو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف۔ بیروت، لبنان:** المکتب الاسلامی،١٤٠٣ھ۔

٧٦. **عجلونی،** أبو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الهادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔ ١١٦٢ھ/ ١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الألباس۔ بیروت،** لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٧٨. **قرطبی،** أبو عبد الله محمد بن أحمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج أموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الاستذکار۔ بیروت، لبنان:** دار احیاء التراث العربی۔

٧٩. **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت،** لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ١٩٨٧ء۔

٨٠. **قضاعی**، أبو عبد الله محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

٨١. **قنوجی**، صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ)۔ **أبجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔

٨٢. **کنانی**، أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٨٣. **الالکائی**، أبو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٨٤. **مالک**، ابن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ بن أبي عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٨٥. **محاملی**، حسین بن إسماعیل الضبی أبو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **أمالی المحاملی**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

٨٦. **مزی**، أبو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن

یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۸۷. **مسلم،** ابن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۸۸. **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۸۹. **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ **فضائل بیت المقدس**۔ شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۹۰. **مقرئی،** أبوعمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة فی الفتن**۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۹۱. **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۲. **منذری،** أبومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٩٣. نسائی، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

٩٤. نسائی، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٩٥. نووی، أبو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

٩٦. ہیثمی، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٩٧. ہیثمی، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔